آیاتھا ۱۲ سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّۃٌ ۶۶ رکوعاتھا ۲

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۂ تحریم مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی (1) اور ابن مردویہ کے الفاظ میں نام "سورۃ التحرم" ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ سورۃ النساء اور یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ②

"اے نبی (مکرم!) آپ کیوں حرام کرتے ہیں اس چیز کو جسے اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے (کیا یوں) آپ اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے تمہارے لیے تمہاری قسموں کی گرہ کھولنے کا طریقہ (یعنی کفارہ) اور اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا، بہت دانا ہے"۔

امام ابن سعد، عبد بن حمید، بخاری، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد نوش فرمایا کرتے تھے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں نے یہ مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائیں، تو وہ یہ کہے: مجھے آپ سے مغافیر کی بو آرہی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ ان دونوں میں سے ایک کے پاس تشریف لائے۔ تو اس نے آپ ﷺ سے وہی کچھ کہہ دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش سے شہد پیا ہے اور میں ہرگز دوبارہ اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ○ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ یہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں کے لیے ہے اور وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا آپ کے اس قول کے متعلق ہے: بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے۔(1)

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے شہد کا مشروب نوش فرماتے تھے۔ پھر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے کہا: میں آپ سے کوئی ریح (ہوا) پا رہی ہوں۔ پھر آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے بھی کہا: مجھے آپ سے کوئی ہوا (بو) آرہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ اس شراب (شربت) کی ہے جو میں نے حضرت سودہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس سے پیا ہے۔ قسم بخدا! میں وہ نہیں پیوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الآیہ۔(2)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے مذکورہ آیت کے بارے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس سفید شہد کا ایک ڈبہ تھا اور حضور نبی کریم ﷺ اس سے تناول فرماتے رہتے تھے۔ وہ آپ ﷺ کو رو کے رکھتا تھا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کہا: شہد کی مکھیاں عرفط چوستی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنے اوپر حرام کر لیا۔ پس یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی (عرفط کیکر کا درخت ہے، اس سے گوند ٹپکتا ہے جسے مغافیر کہا جاتا ہے اور اس کی بدبو شہد میں آجاتی ہے)

امام ابن سعد اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کون سی شے حضور نبی کریم ﷺ نے حرام قرار دی تو انہوں نے جواباً کہا: شہد کا ڈبہ۔

امام نسائی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ایک لونڈی تھی۔ آپ اس سے مباشرت کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما اسے برداشت کرتی رہیں یہاں تک کہ بالآخر آپ ﷺ نے اپنے آپ پر اسے حرام قرار دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت آخر تک نازل فرمائی۔(3)

امام ترمذی اور طبرانی رحمہما اللہ نے حسن صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: مذکورہ آیت آپ ﷺ کی سرگوشی (خفیہ بات) کے بارے نازل ہوئی۔(4)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ دو عورتیں کون سی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما۔ بات کا آغاز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر حضرت ابراہیم کی والدہ محترمہ

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 729، وزارت تعلیم اسلام آباد 2۔ معجم کبیر، جلد 11، صفحہ 117 (11226)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

3۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 535 (3824)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 267، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

حضرت ماریہ قبطیہ کے بارے ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن ان کے گھر میں حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا سے مباشرت کی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے پالیا اور عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ آپ میری باری کے دن میرے گھر میں اور میرے بستر پر میری طرف ایسی شے لائے ہیں جو آپ کبھی بھی اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس نہیں لائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو راضی نہیں ہوگی کہ میں اسے حرام کر دوں اور پھر اس کے قریب نہ جاؤں؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے حضرت ماریہ کو حرام کر دیا اور حضرت حفصہ کو فرمایا: تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ لیکن انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اسے ظاہر فرما دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الآیات کلھا۔ اور ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کا کفارہ ادا کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی قسم کھول دی اور آپ نے اپنی کنیز کے ساتھ ملاپ کیا۔(1)

امام ابن منذر، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے بارے یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی کنیز کو حرام قرار دیا تھا۔(2)

امام ابن سعد اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتی تھیں۔ پس ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ کے گھر گئیں اور وہ ان کے پاس باتیں کرتی رہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کنیز کو بلا بھیجا اور وہ دن کے وقت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ ﷺ کے ساتھ رہیں اور یہ وہی دن تھا جس میں آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر آنا تھا آپ واپس آئیں تو آپ نے دونوں کو اپنے گھر میں پالیا۔ اور وہ ان کے باہر نکلنے کا انتظار کرتی رہیں۔ اور انہیں شدید غیرت آئی۔ پس حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی کنیز کو باہر نکالا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اندر داخل ہوئیں اور عرض کی: جو آپ کے پاس تھا میں نے اسے دیکھ لیا۔ قسم بخدا! آپ نے اچھا سلوک نہیں کیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! میں تجھے راضی کروں گا۔ اور میں تیرے ساتھ ایک خفیہ بات کر رہا ہوں۔ پس تم اس کی حفاظت کرنا۔ انہوں نے عرض کی: وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میری یہ کنیز مجھ پر حرام ہے۔ کیا تو راضی ہے؟ چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چل کر گئیں اور انہیں خفیۃً بتایا کہ میں بشارت دیتی ہوں کہ آپ ﷺ نے اپنے اوپر اس دوشیزہ کو حرام کر دیا ہے پس جونہی انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے راز کے بارے بتایا تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ پر اسے ظاہر فرما دیا اور مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 177، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 267 (11424)، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

کے پاس مذکورہ آیت کا ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: یہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرایا تھا۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دن اس کے گھر تشریف لے گئے اور آپ نے خلوت پائی، تو اس کے ساتھ مباشرت کی۔ اور وہ حضرت ابراہیم سے حاملہ ہو گئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب اس کا حمل ظاہر ہوا، تو وہ اس سے گھبرا گئی اور رسول اللہ ﷺ اس کے بچہ جننے تک وہیں سکونت پذیر رہے۔ پھر حضرت ابراہیم کی والدہ کا دودھ نہیں تھا۔ تو آپ ﷺ نے بچے کے لیے ایک بھیڑ خریدی۔ جس سے آپ بچے کو غذا باہم پہنچاتے تھے۔ نتیجۃً بچے کا جسم صحت مند ہو گیا۔ گوشت پوست حسین ہو گیا اور رنگ انتہائی اجلا اور شفاف ہو گیا۔ پس آپ ﷺ ایک دن اسے ساتھ لائے اور آپ اسے اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے اور فرمایا: اے عائشہ! رضی اللہ عنہا تو صورت کیسی دیکھ رہی ہے؟ تو میں نے جواباً عرض کی: میں اپنے سوا کسی کی صورت نہیں جانتی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا گوشت کے سبب بھی نہیں؟ تو میں نے عرض کی: مجھے اپنی عمر کی قسم! جس کی غذا بھیڑ کا دودھ ہو۔ بالیقین اس کا گوشت حسین اور خوب صورت ہو گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے سبب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا گھبرا گئیں خوف زدہ ہو گئیں۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے تو آپ سے درشت لہجے میں گفتگو کی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو اپنے لیے حرام کر دیا۔ اور آپ نے ان کے ساتھ رازدارانہ گفتگو فرمائی۔ لیکن انہوں نے یہ راز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر افشا کر دیا۔ پھر آیت التحریم نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے (غلام) آزاد کیا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لخت جگر حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے ساتھ پایا۔ تو آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خاطر اپنے بچے کی ماں کو اپنے اوپر حرام کر دیا۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ اس بات کو چھپائے رکھے۔ تو انہوں نے خفیۃً یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا تو پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کفارہ قسم ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الآیہ کے تحت بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے لخت جگر حضرت ابراہیم کی والدہ قبطیہ کنیز کو حضرت حفصہ کے دن حرام قرار دیا۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اسے راز رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ لیکن انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس پر مطلع کر دیا۔ یہ دونوں آپ ﷺ کی ازواج پر غالب تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اسے حلال قرار دیا جسے آپ ﷺ نے اپنے اوپر حرام کیا تھا۔ اور آپ ﷺ کو کفارہ قسم ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ۔

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت شعبی اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ

marfat.com

Marfat.com

تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اس لیے نازل ہوئی۔ کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی کنیز کو حرام قرار دیا تھا۔ حضرت شعبی نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے تحریم کے ساتھ ساتھ قسم بھی اٹھائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تحریم کے بارے میں عتاب فرمایا اور آپ کے لیے کفارہ قسم کا حکم دیا اور حضرت قتادہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے اسے حرام کر دیا اور یہی قسم ہو گئی۔(1)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے نور نظر حضرت ابراہیم کی والدہ کو حرام قرار دیا اور کہا: یہ مجھ پر حرام ہے۔ ''هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ'' اور مزید کہا: قسم بخدا میں اس کے قریب نہیں آؤں گا۔ ''وَاللّٰهِ لَا اَقْرَبُهَا'' تب یہ آیت نازل ہوئی: قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ۔

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت مسروق اور حضرت شعبی رحمہما اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی باندی سے ایلاء کیا اور اسے حرام قرار دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ اور یہ حکم نازل فرمایا لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

امام ہیثم بن کلیب نے مسند اور ضیاء مقدسی نے المختارہ میں نافع کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تو کسی سے بات نہ کرنا۔ بے شک ام ابراہیم مجھ پر حرام ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: کیا آپ اسے حرام کر رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم بخدا! میں اس کے قریب نہیں جاؤں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے قریب نہیں کیا۔ یہاں تک کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس کی خبر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ۔

سعید بن منصور اور عبد بن حمید نے حضرت مسروق سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے حلف اٹھایا کہ آپ اپنی باندی کے قریب نہیں جائیں گے اور فرمایا: وہ مجھ پر حرام ہے۔ تو آپ ﷺ کی قسم کے سبب کفارہ کا حکم نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم ارشاد فرمایا کہ آپ اسے حرام نہ کریں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے۔

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ایک دن اپنے والدین کی ملاقات کے لیے گئیں اور وہ آپ کی باری کا دن تھا۔ پس حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ کو گھر پر نہ پایا، تو پھر آپ ﷺ نے اپنی کنیز ماریہ کو بلا بھیجا اور آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اس کے ساتھ مباشرت کی۔ اسی دوران حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آ گئیں اور عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ میرے گھر میں اور میرے دن میں یہ کر رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ مجھ پر حرام ہے، تو اس کے بارے کسی کو خبر نہ دینا، پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور انہیں اس کے بارے بتا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا

1۔ تفسیر عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 321 (3245)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قسم کا کفارہ دینے اور اپنی کنیز کی طرف رجوع کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

امام طبرانی نے الاوسط میں اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کنیز حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر مباشرت کی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے آپ ﷺ کے ساتھ پالیا۔ تو عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اپنی ازواج کے گھروں میں سے میرے گھر میں اس طرح؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ مجھ پر حرام ہے اگر میں اسے مس کروں۔ اور تو میری اس بات کو مخفی رکھنا وہ نکلیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور آ کر کہا کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ انہوں نے پوچھا: وہ کون سی ہے؟ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ماریہ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے گھر میں پایا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا اپنی ازواج کے گھروں میں سے میرے گھر میں اس طرح؟ یہ پہلا راز تھا کہ آپ ﷺ نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام قرار دیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے حفصہ! کیا میں تجھے بشارت نہ دوں۔ پس اے عائشہ! تو جان لے کہ تیرے والد محترم آپ ﷺ کے بعد والی (خلیفہ) بنائے جائیں گے اور میرے والد کو آپ کے باپ کے بعد والی بنایا جائے گا۔ پس تو مجھے بھی چھپانا اور اس واقعہ کو بھی مخفی رکھنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ یعنی جو کچھ آپ ﷺ سے ہوا تا قولہ وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ یعنی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ یعنی قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر ظاہر کر دیا۔ عَرَّفَ بَعْضَهٗ یعنی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو وہ بتادیا جو کچھ ماریہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا تھا وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ اور بعض سے اعراض کیا جو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بارے خبر دی تھی۔ پس اسے ظاہر نہ کیا۔ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف توجہ فرمائی اور انہیں عتاب فرمایا، جھڑکا اور فرمایا اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىِٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝ اور آپ کے ساتھ ثیبات میں سے حضرت آسیہ بنت مزاحم اور حضرت نوح علیہ السلام کی بہن اور باکرہ عورتوں میں سے حضرت مریم بنت عمران اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا وعدہ فرمایا۔(1)

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے

1۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 268 (11425)، دارالفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

کہ یہ آیت یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی جس نے اپنا آپ حضور نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا تھا۔

وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝

''اور (یہ واقعہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے) جب نبی کریم نے رازداری سے اپنی ایک بیوی کو ایک بات بتائی پھر جب اس نے (دوسری کو) راز بتا دیا (تو) اللہ نے آپ کو اس پر آگاہ کر دیا آپ نے (اس بیوی کو) کچھ بتا دیا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی۔ پس جب آپ نے اس کو اس پر آگاہ کیا تو اس نے پوچھا آپ کو اس کی خبر کس نے دی ہے؟ فرمایا مجھے اس نے آگاہ کیا ہے جو علیم وخبیر ہے۔ اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کرو اور تمہارے دل بھی (توبہ کی طرف) مائل ہو چکے ہیں (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) اور اگر تم نے ایکا کر لیا آپ کے مقابلہ میں تو (خوب جان لو) کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہے، جبریل اور نیک بخت مومنین بھی آپ کے مددگار ہیں اور ان کے علاوہ سارے فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں''۔

امام عبدالرزاق، بخاری اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حرام کی صورت میں کفارہ ادا کیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 21) (1)

امام ابن منذر، طبرانی، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے، وہ تجھ پر حرام نہیں ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔ فرمایا تجھ پر کفارات میں سے شدید ترین کفارہ غلام آزاد کرنا لازم ہے۔ (2)

حضرت حارث بن ابی اسامہ رحمہ اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی کہ وہ مسطح کو اخراجات نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: قَدْ

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 729، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 536 (3825)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمۡ تَحِلَّۃَ اَیۡمَانِکُمۡ ۔ پس آپ نے اپنی قسم کو کھول دیا اور اسے اخراجات دیئے۔

امام ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قَدۡ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمۡ تَحِلَّۃَ اَیۡمَانِکُمۡ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ اور مومنین کو حکم ارشاد فرمایا ہے کہ جب وہ کوئی ایسی شے حرام کر لیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال فرمائی ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کریں یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلائیں یا انہیں لباس پہنائیں یا پھر غلام آزاد کریں اور طلاق اس حکم میں داخل نہیں ہے۔

امام عبد بن حمید نے میمون بن مہران رحمہ اللہ تعالیٰ سے تَحِلَّۃَ اَیۡمَانِکُمۡ کے تحت یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: کہ میں نے تیرے لیے انہیں حلال قرار دیا ہے جن کا تو ملک یمین (کنیز) کی حیثیت سے مالک ہے۔ پس تو اسے کیوں حرام کرتا ہے اور میں نے تیرے لیے قسم کھولنے کا یہ طریقہ مقرر کیا ہے کہ تو اپنی قسم کے بدلے کفارہ ادا کرے؟ وہ سب اسی کے ضمن میں ہیں۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَ اِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعۡضِ اَزۡوَاجِہٖ حَدِیۡثًا کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر آئیں اور دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت ماریہ سے مباشرت کر رہے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: عائشہ کو خبر نہ دینا، یہاں تک کہ میں تجھے ایک خاص بشارت دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب میرا وصال ہو جائے گا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد تیرا باپ والی (امیر المومنین) بنے گا۔ پس حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا گئیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع دی۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا: آپ کو اس کی خبر کس نے دی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے علیم و خبیر نے اس کی خبر دی ہے۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں آپ کی طرف نہیں دیکھوں گی یہاں تک کہ آپ ماریہ کو حرام کر دیں۔ پس آپ ﷺ نے اسے حرام قرار دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ ۔(1)

امام ابن عدی اور ابن عساکر رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے کہ وَ اِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعۡضِ اَزۡوَاجِہٖ حَدِیۡثًا کے تحت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی کو راز داری سے یہ بات بتائی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے بعد میرے خلیفہ ہوں گے۔(2)

امام ابن عدی، ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں، العشاری نے فضائل الصدیق میں، ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے فرمایا قسم بخدا! بے شک حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت کا ذکر کتاب اللہ میں ہے: وَ اِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعۡضِ اَزۡوَاجِہٖ حَدِیۡثًا آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تیرا باپ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا باپ میرے بعد دونوں لوگوں کے والی ہوں گے اور تو اس کے بارے کسی کو اطلاع نہ دینا۔ ’’اَبُوۡكِ وَ اَبُوۡ عَائِشَۃَ وَالِیَا النَّاسِ بَعۡدِیۡ فَاِیَّاكِ اَنۡ تُخۡبِرِیۡ اَحَدًا‘‘۔(3)

1۔ مجمع الزوائد، جلد 5، صفحہ 325 (8919)، دار الفکر بیروت 2۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 30، صفحہ 222، دار الفکر بیروت 3۔ ایضاً

marfat.com

Marfat.com

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ تعالیٰ سے اسی آیت کے تحت بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی زوجہ محترمہ سے رازداری میں یہ بات کہی کہ میرے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے ''اَسَرَّ اِلَیۡهَا اَنَّ اَبَابَکۡرٍ خَلِیۡفَتِیۡ مِنۡ بَعۡدِیۡ'' (1)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر دی کہ آپ کے بعد ان کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) خلیفہ ہوں گے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد ان کے باپ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ (2)

امام ابن منذر نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دن میں اپنی کنیز کے ساتھ مباشرت کی اور حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما دونوں باہم ایک دوسرے سے محبت کرتی تھیں۔ پس حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اس عمل پر مطلع ہوگئیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: جو کچھ میری طرف سے ہوا اس کی خبر عائشہ کو نہ دینا۔ تحقیق میں نے اسے (کنیز کو) اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے۔ لیکن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ کا راز افشاء کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ وَ اِذۡ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعۡضِ اَزۡوَاجِهٖ حَدِیۡثًا کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اپنے بعد خلافت کے بارے میں رازداری سے گفتگو فرمائی اور آپ نے اس کے بارے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بات کی۔

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے فضائل الصحابہ میں حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے رازداری کے ساتھ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ یہ بات کی کہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

امام ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ عَرَّفَ بَعۡضَهٗ وَ اَعۡرَضَ عَنۡۢ بَعۡضٍ کے تحت حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو آپ نے ظاہر فرمایا: وہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے اور جس سے چشم پوشی فرمائی وہ یہ ہے ''تیرا باپ اور اس کا باپ دونوں میرے بعد لوگوں کے والی (خلیفہ) بنیں گے'' اور آپ نے اس کے افشا ہونے کے خوف سے اس سے چشم پوشی فرمائی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کریم کبھی بھی انتہا کو نہیں پہنچا کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: عَرَّفَ بَعۡضَهٗ وَ اَعۡرَضَ عَنۡۢ بَعۡضٍ۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں حضرت عطا خراسانی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حلیم (بردبار) کبھی بھی انتہا کو نہیں پہنچتا۔ کیا تو نے یہ قول نہیں سنا: عَرَّفَ بَعۡضَهٗ وَ اَعۡرَضَ عَنۡۢ بَعۡضٍ۔ (3)

1۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 30، صفحہ 223، دارالفکر بیروت 2۔ ایضاً 3۔ شعب الایمان، جلد 6، صفحہ 327 (8361)، بیروت

marfat.com

Marfat.com

رہا یہ ارشاد ربانی اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا کا معنی ہے تم دونوں کے دل مائل ہیں اور انہوں نے گناہ کیا ہے۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ صَغَتْ کا معنی ہے وہ مائل ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی معنی بیان کیا ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا آسان سی شے ہے۔ یہاں تک کہ ہم نے اسے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت سے سنا: اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا۔

امام عبد الرزاق، ابن سعد، احمد، العدنی، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن حبان، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں ہمیشہ خواہش کرتا رہا کہ میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ان دو عورتیں کے بارے پوچھوں۔ جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کا ارادہ فرمایا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ حج ادا کیا۔ ابھی آپ راستے میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک طرف گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ لوٹا بھی ساتھ تھا۔ پس جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے۔ تو میں نے آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا اور آپ رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا۔ تو میں نے عرض کی: یا امیر المومنین! حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو عورتیں کون ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تجھ پر بھی تعجب ہے۔ وہ دونوں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر آپ مجھ سے بات بیان فرمانے لگے اور فرمایا: ہم گروہ قریش عورتوں پر غلبہ رکھتے ہیں۔ اور جب مدینہ طیبہ آئے تو ہم نے ایک ایسی جماعت اور قوم کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔ پس ہماری عورتوں نے ان کی عورتیں سے کچھ سیکھنا شروع کر دیا۔ پس میں ایک دن اپنی بیوی کو غصے ہوا۔ تو وہ بھی مجھے جواب دینے لگی۔ تو میں نے اسے انکار کر دیا کہ وہ میرے ساتھ جوابی گفتگو کرے تو اس نے کہا: کیا تم اس کا انکار کرتے ہو؟ قسم بخدا! حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج تو آپ کے ساتھ جوابی گفتگو کرتی تھیں اور ان میں سے کوئی دن سے لے کر رات تک آپ کو چھوڑے رکھتی تھی۔ میں نے کہا: ان میں سے جس نے ایسا کیا ہے وہ خائب و خاسر ہوئی۔ آپ نے فرمایا: میرا گھر عوالی (مدینہ طیبہ کے نواحی گاؤں) میں تھا اور میرے پڑوس میں ایک انصاری رہتا تھا۔ پس ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے باری مقرر کرتے تھے۔ پس ایک دن وہ آتا تھا اور وحی اور غیر وحی کی خبریں مجھ تک پہنچا دیتا تھا۔ اور ایک دن میں اترتا اور اسی طرح میں اس کے لیے خبریں لاتا تھا۔ فرمایا: ہم باتیں کرتے تھے کہ غسان نے گھوڑے تیار کر لیے ہیں تاکہ وہ ہم پر حملہ کرے۔ پھر ایک دن وہ انصاری آیا اور دروازے پر زور سے دستک دی،

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 180، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

میں باہر نکلا۔ تو اس نے کہا بہت بڑا واقعہ پیش آ گیا۔ میں نے پوچھا کیا غسان آ گیا؟ اس نے جواب دیا: اس سے بھی بڑا حادثہ ہو گیا ہے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے میں نے اپنے دل میں کہا: تحقیق حفصہ رضی اللہ عنہا خائب وخاسر ہو گئی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے پس جب ہم صبح کی نماز پڑھ چکے۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے۔ پھر میں چل پڑا، یہاں تک کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچ گیا۔ دیکھا وہ رو رہی ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتی، آپ نے مشربہ میں علیحدگی اختیار فرمالی ہے۔ سو میں چلا اور ایک سیاہ رنگ والے غلام کے پاس آیا۔ اسے کہا: عمر کے لیے اجازت لو۔ چنانچہ وہ اندر گیا پھر باہر میری طرف آیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کے پاس آپ کا ذکر کیا ہے لیکن آپ نے کوئی جواب عطا نہیں فرمایا۔ پھر میں مسجد کی طرف چلا گیا۔ وہاں دیکھا مسجد کے اردگرد بہت سے لوگ رو رہے ہیں۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر وہ اضطراب جو میرے دل میں تھا وہ مجھ پر غالب آ گیا۔ چنانچہ میں چل کر پھر غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت طلب کرو۔ وہ اندر گیا پھر باہر آیا اور کہا: میں نے آپ ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن آپ نے کچھ نہیں فرمایا: میں پھر واپس چلنے لگا کہ اچانک وہ غلام مجھے بلانے لگا اور اس نے کہا: اندر آ جاؤ آپ ﷺ نے تمہارے لیے اجازت عطا فرما دی ہے۔ چنانچہ میں اندر گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ چٹائی پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے اس کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر دیکھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا اللہ اکبر۔ یا رسول اللہ! ﷺ اگر آپ ہمیں دیکھیں تو ہم گروہ قریش عورتوں پر غالب تھے۔ جب ہم مدینہ طیبہ میں آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا جن پر ان کی عورتیں غالب ہوتی ہیں۔ پس ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے کچھ سیکھنا شروع کر دیا۔ میں ایک اپنی بیوی کو ناراض ہوا۔ تو وہ میرے ساتھ باتوں کا تکرار کرنے لگی۔ لیکن میں نے اسے اس سے منع کر دیا۔ تو اس نے کہا: کیا تم منع کر رہے ہو۔ حالانکہ قسم بخدا! حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج آپ کی طرف مراجعت کرتی ہیں اور ان میں سے کوئی تو دن سے رات تک آپ ﷺ سے قطع تعلقی کیے رکھتی ہے۔ تو میں نے کہا: تحقیق ان میں سے جس نے بھی ایسا کیا وہ خائب و خاسر ہوئی۔ پھر میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کی طرف مراجعت کرتی ہے وہ دن سے لے کر رات تک آپ کو چھوڑے رکھتی ہے؟ تو انہوں نے بتایا۔ میں نے کہا: تم میں سے جس نے بھی ایسا کیا وہ خائب وخاسر رہی۔ کیا تم میں سے کوئی محفوظ و مامون رہ سکتی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ غیظ وغضب کے سبب اپنا غضب فرمائے؟ بالیقین وہ ہلاک ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ تبسم فرما رہے تھے۔ سو میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی شے کے لیے مراجعت نہ کرنا اور نہ ہی آپ سے کوئی چیز مانگنا اور آپ کو جو ضرورت ہو وہ مجھ سے لے لینا۔ اور تجھے کوئی شے دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ تیری پڑوسن (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ) تجھ سے زیادہ حسین اور خوب صورت ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ تبسم فرمایا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میں وحشت دور کر رہا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو پھر میں نے اپنا سر اوپر

marfat.com

Marfat.com

اٹھایا تو میں نے گھر میں تین چیزوں کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کیجئے کہ آپ کی امت کو خوشحالی اور وسعت عطا فرمائے۔ تحقیق اسی نے فارس اور روم والوں کو وسعت اور خوشحالی عطا کی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔ پس آپ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تجھے شک ہے؟ وہ ایسی قوم ہے جنہیں پاکیزہ اور اچھی چیزیں دنیوی زندگی میں ہی جلد عطا کر دی گئی ہیں۔ آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک مہینہ اپنی عورتوں پر داخل نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں آپ کو عتاب فرمایا اور آپ ﷺ کو کفارہ یمین کا حکم فرمایا۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کیا اور حرام قرار دیا۔ پھر حرام کو حلال بنایا اور کفارۂ قسم ادا فرما دیا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج کے ساتھ ایلاء کیا اور انہیں حرام قرار دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس حرام کو آپ کے لیے حلال قرار دیا۔ اور رہا ایلاء، تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کفارۂ یمین کا حکم ارشاد فرمایا۔

امام عبد بن حمید نے بیان کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ میں "ظاء" کو تخفیف کے ساتھ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ میں یاء کو مرفوع اور باء کو تخفیف کے ساتھ اور "سائحات" میں الف کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید، مسلم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار فرمائی، تو میں مسجد میں داخل ہوا۔ تو لوگ بیٹھے کنکریاں پھینکنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی ہے۔ اور یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ تو میں نے دل میں کہا: میں آج کے دن اس کے بارے ضرور معلومات لوں گا۔ چنانچہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: اے ابوبکر کی بیٹی! کیا تیرے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے کہ تو رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دیتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیا ہے مجھے اور تجھے اے ابن خطاب! پھر میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہیں کہا: اے حفصہ! کیا تیرے بارے میں یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ تو رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتی ہے قسم بخدا! مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تجھے پسند نہیں فرماتے، اور اگر میں نہ ہوتا تو آپ ﷺ یقیناً تجھے طلاق دے دیتے۔ پس وہ انتہائی شدت کے ساتھ رونے لگیں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: آپ ﷺ مشربہ (پینے پلانے کا کمرہ) میں تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ میں وہاں حاضر ہوا۔ تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا غلام رباح آپ کے اس کمرے کی چوکھٹ پر لکڑی کے ایک کھوکھلے تنے پر سے اپنے پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ایک تنا تھا جس پر سے رسول اللہ ﷺ اوپر چڑھتے تھے اور نیچے اترتے تھے۔ تو میں نے آواز دی: اے رباح!

1۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 94-93-293 (3318) دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

میرے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو۔ پس رباح نے کمرہ کی طرف دیکھا۔ پھر میری طرف نظر اٹھائی اور کچھ بھی نہ کہا۔ پھر میں نے بلند آواز سے کہا: اے رباح! تو خود میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس آنے کی اجازت لے۔ کیونکہ مجھے یہ گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ گمان ہوا ہے کہ میں حفصہ کی وجہ سے آیا ہوں۔ قسم بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کی گردن ماردینے کا حکم ارشاد فرمایا تو یقیناً میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اور میں نے یہ اپنی بلند آواز کے ساتھ کہا۔ تو اس نے اپنے ہاتھ کے ساتھ میری طرف اشارہ کیا کہ میں اس سے نرمی کروں۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا اس حال میں کہ آپ ﷺ چٹائی پر محو استراحت تھے۔ سو میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ پر سوائے ایک چادر کے کچھ نہ تھا اور چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلوؤں میں تھے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے جمع شدہ سامان میں نظر دوڑائی، تو میں نے تقریباً ایک صاع جو آپ کے قبضے میں دیکھے اور اتنے ہی قرظ (ایک درخت جس کے پتوں سے چمڑا رنگا جاتا ہے) کے پتے کمرے کے ایک کونے میں پڑے دیکھے۔ جب کہ ڈول لٹکا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر میری آنکھیں بھر آئیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! کون سی شے تجھے رلا رہی ہے؟ تو میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ کیا ہے مجھے کہ میں نہ روؤں۔ یہ چٹائی آپ کے پہلوؤں میں اثر انداز ہے اور آپ کا جمع شدہ ساز و سامان یہی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ وہ کسریٰ اور قیصر پھلوں اور نہروں میں (گھرے ہوئے) ہیں۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے محبوب ہیں اور آپ کا ذخیرہ یہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن الخطاب! کیا تو راضی نہیں ہے کہ آخرت ہمارے لیے ہو اور دنیا ان کے لیے؟ میں نے عرض کی: بے شک کیوں نہیں۔ بعد ازاں جب بھی میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے چہرہ پر غضب اور غصے کے آثار دیکھتا۔ تو عرض کرتا یا رسول اللہ! ﷺ کیا ازواج کی کوئی حرکت آپ پر شاق گزری ہے۔ پس اگر آپ نے انہیں طلاق دے دی۔ تو بے شک اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے، جبرئیل، میکائیل، میں اور ابوبکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں۔ بہت کم ایسا ہوا کہ میں نے کلام کی اور کلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی مگر میں یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس قول کی تصدیق فرما دے گا جو میں کہہ رہا ہوں اور یہ آیت نازل ہوئی: عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ۝ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں تمام ازواج النبی ﷺ کے خلاف اکا کر لیتی تھیں۔ تو میں نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ کیا آپ نے انہیں طلاق دے دی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں مسجد میں داخل ہوا، وہاں مومنین کنکریاں پھینک رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ کیا میں نیچے اتر کر انہیں مطلع کر دوں کہ آپ نے انہیں طلاق نہیں دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو۔ پھر میں مسلسل آپ ﷺ کے ساتھ باتیں کرتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرہ سے غضب کے آثار ختم ہوگئے۔ بلکہ آپ اس طرح ہنسنے لگے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہونے لگے اور آپ کے دندان مبارک تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین اور خوبصورت تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ

marfat.com

Marfat.com

نیچے اترے اور میں بھی اترا۔ میں نے اس تنے کو مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ اور حضور نبی کریم ﷺ اتر آئے اور آپ زمین پر اس طرح چلنے لگے گویا کہ آپ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ مس کر رہے تھے۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ آپ کمرے میں انتیس دن تک رہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے۔ پھر میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنی انتہائی اونچی آواز کے ساتھ ندا دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی۔ فرمایا: پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (النساء:83) (اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا خوف کی تو چرچا کرنے لگتے ہیں اس کا اور اگر لوٹا دیتے اسے رسول (کریم) کی طرف اور با اقتدار لوگوں کی طرف اپنی جماعت سے تو جان لیتے اس خبر (کی حقیقت) کو وہ لوگ جو نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں بات کا ان میں سے) پس میں نے اس معاملہ کو مستنبط کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آیہ تخییر نازل فرمائی ہے۔(1)

امام ابن عساکر نے کلبی کی سند سے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ میرے والد محترم یہ آیت پڑھتے تھے: وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور فرماتے مراد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ کی سند سے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہیں۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ اور میمون بن مہران رحمہما اللہ تعالیٰ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔(2)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ سے مراد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔(3)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت مالک بن انس کی سند سے حضرت ابن زید رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا کا معنی ہے تحقیق تم دونوں کے دل مائل ہیں۔ اور وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ کے بارے فرمایا کہ اس سے مراد حضرات انبیاء علیہم السلام ہیں۔(4)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ صالح المومنین ابوبکر و عمر ہیں رضی اللہ عنہما۔

امام طبرانی، ابن مردویہ اور ابو نعیم رحمہم اللہ نے فضائل الصحابہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضور

1۔ صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 81-480، وزارت تعلیم اسلام آباد
2۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 30، صفحہ 223، دار الفکر بیروت
3۔ ایضاً، جلد 44، صفحہ 45
4۔ ایضاً

marfat.com

Marfat.com

نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے کہ صالح المومنین ابوبکر و عمر ہیں۔ رضی اللہ عنہما۔(1)

امام طبرانی نے الاوسط میں اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے فرمایا وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے بارے نازل ہوئی۔(2)

امام سعید بن منصور، ابن سعد، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ صرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے قول باری تعالیٰ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ کے بارے میں فرمایا: یہ حضرت ابوبکر و عمر ہیں۔ رضی اللہ عنہما۔(3)

امام طبرانی نے الاوسط میں اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرات ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا: یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی۔(4)

امام سعید بن منصور، ابن سعد، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ خصوصاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ صالح المومنین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ علی بن ابی طالب ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

امام ابن مردویہ اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ سے مراد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔(5)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت علاء بن زیاد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد حضرات انبیاء علیہم السلام ہیں۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی قول نقل کیا ہے۔(6)

1۔ معجم کبیر، جلد 10، صفحہ 206 (10477)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد
2۔ مجمع الزوائد، جلد 19، صفحہ 38 (14349)، دارالفکر بیروت
3۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 269 (11427)
4۔ ایضاً، جلد 9، صفحہ 38 (14349)
5۔ تاریخ ابن عساکر، جلد 42، صفحہ 361، دارالفکر بیروت
6۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 323 (3250)، دارالکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

”کچھ بعید نہیں کہ اگر نبی کریم تم سب کو طلاق دے دیں تو آپ کا رب تمہارے عوض آپ کو ایسی بیبیاں عطا فرما دے جو تم سے بہتر ہوں گی پکی مسلمان، ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ دار، کچھ پہلے بیاہیاں اور کچھ کنواریاں۔ اے ایمان والو! تم بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تندخو، سخت مزاج ہیں، نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا اس نے انہیں حکم دیا ہے اور فوراً بجالاتے ہیں جو ارشاد انہیں فرمایا جاتا ہے۔ اے کفار! آج بہانہ نہ بناؤ۔ تمہیں اسی کا بدلہ ملے گا جو (کرتوت) تم کیا کرتے تھے“۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ، ابو مالک اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہم سے بیان کیا ہے کہ قٰنِتٰتٍ کا معنی ہے فرمانبردار، اطاعت شعار اور سٰٓئِحٰتٍ سے مراد روزے دار ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے سٰٓئِحٰتٍ بغیر الف کے مشدد پڑھا ہے۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝ کے تحت فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ آپ کی شادی کرے گا۔ ثیبہ سے یعنی فرعون کی بیوی حضرت آسیہ سے اور باکرہ سے یعنی حضرت مریم بنت عمران سے۔

امام عبد الرزاق، فریابی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے المدخل میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا کے تحت فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو خیر اور نیکی کی تعلیم دو اور انہیں ادب سکھاؤ۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے اسی آیت کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت وعبادت کے اعمال کرو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو اور اپنے اہل وعیال کو ذکر کی تلقین کرو۔ اللہ تعالیٰ

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 324 (3254)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

تمہیں آگ سے نجات عطا فرمائے گا۔(1)

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ تم اپنے اہل وعیال کو حکم دو کہ وہ اپنے آپ کو آگ سے بچائیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا تو صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے اہل وعیال کو آگ سے کیسے بچا سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم انہیں ایسی چیزوں کا حکم دیتے رہو جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور ایسے کاموں سے منع کرتے رہو جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ تم اپنے اہل وعیال کو ادب سکھاؤ۔

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ تم اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرو۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ تم انہیں اللہ تعالیٰ کی طاعت و فرمانبرداری کا حکم دو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت سے منع کرو۔(2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت عبد العزیز بن ابی رواد سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جو آسمان وزمین کے درمیان معلق تھا۔ آپ اس میں داخل ہوئے اور رونے لگے اور اس پر اظہار تعجب فرمایا پھر وہاں سے اس کے ارد گرد رہنے والوں کی طرف نکل آئے اور پوچھا: اس پہاڑ کا واقعہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: ہمیں اس کے بارے کوئی علم نہیں اور ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو بھی اسی طرح پایا ہے۔ تو آپ نے دعا کی: اے پروردگار اس پہاڑ کو اذن عطا فرما کہ وہ مجھے بتائے اس کا قصہ کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عطا فرمائی۔ تو اس نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ تو میں کانپنے لگا اور میں ڈر گیا کہ میں اس کا ایندھن ہوں گا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ مجھے محفوظ رکھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے دعا کو قبول فرمایا اور اسے بچالیا۔ اور فرمایا اب تو قرار پذیر ہو جا۔ پس وہ زمین پر پختہ ہو گیا۔

امام ابن ابی الدنیا، ابن قدامہ رحمہما اللہ نے کتاب البکاء والرقۃ میں حضرت محمد بن ہاشم رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑھا اور آپ کے پہلو میں ایک نوجوان نے اسے سنا۔ تو اس پر غشی طاری ہوگئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا اور اظہار شفقت ورحمت فرمایا اور وہ اتنی دیر اسی حالت پر رہا جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا اس کا سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں ہے۔ تو اس نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون سی شے کی مثل وہ پتھر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے لیے کافی نہیں ہے جو کچھ تجھے پہنچا ہے۔ اگر اس آگ میں سے ایک پتھر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 186، داراحیاء التراث العربی بیروت

2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 323 (3253)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

جائے تو وہ اس سے پگھل جائیں اور ان میں سے ہر انسان کے ساتھ پتھر یا شیطان ہے۔ اللہ اعلم۔

امام عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ نے زوائد الزہد میں حضرت ابوعمران الجونی رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ جہنم کے داروغے انیس ہیں، ان میں سے ہر ایک کے کندھوں کے درمیان دو سو سال کی مسافت ہے اور ان کے دلوں میں رحم قطعاً نہیں ہے۔ بے شک وہ عذاب دینے کے لیے ہی پیدا کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک فرشتہ اہل جہنم میں سے ایک آدمی کو ایک ضرب لگائے گا اور اسے سر سے پاؤں تک پیس کر رکھ دے گا۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت کعب رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ جہنم کے داروغوں میں سے ایک کے کندھے کے درمیان سال کے برابر کی مسافت ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کے گرز اور دو سلاخیں ہیں جن کے ساتھ وہ ایک بار دھکیلے گا تو سات لاکھ افراد سے گزر جائے گا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۟ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۟ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۟

"اے ایمان والو! اللہ کی جناب میں سچے دل سے توبہ کرو، امید ہے تمہارا رب دور کر دے گا تم سے تمہاری برائیاں اور تمہیں داخل کرے گا ایسے باغات میں جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اس روز رسوا نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ (اپنے) نبی کو اور ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایمان لائے، (اس روز) ان کا نور ایمان دوڑتا ہوگا ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب، وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! مکمل فرما دے ہمارے لیے ہمارا نور اور بخش دے ہمیں۔ بے شک تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے نبی! کفار اور منافقین سے جہاد جاری رکھو اور ان پر سختی

marfat.com

Marfat.com

کرو اور (آخرت) میں ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ لوٹ کر آنے کی بہت بری جگہ ہے۔ بیان فرمائی ہے اللہ نے کفار کے لیے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں نے ان دونوں سے خیانت کی۔ پس وہ دونوں (نبی ان کے شوہر) اللہ کے مقابلہ میں انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے اور انہیں حکم ملا تم دونوں داخل ہونے والوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ''۔

امام عبدالرزاق، فریابی، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ہناد، ابن منیع، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت نعمان بن بشیر سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے توبۃ النصوح کے بارے سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ آدمی برے عمل سے اس طرح توبہ کرے کہ پھر کبھی اس کی طرف نہیں لوٹے گا۔ یہی توبۃ النصوح ہے۔(1)

امام احمد، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے اس طرح توبہ کرنا کہ تو پھر کبھی اس کی طرف رجوع نہ کرے۔(2)

امام ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے توبۃ النصوح کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے اس گناہ پر نادم ہو جو اس سے صادر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معذرت پیش کرے اور پھر اس کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ دودھ کھیری میں نہیں لوٹ سکتا۔(3)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے توبۃ النصوح کے بارے یہ قول بیان کیا ہے کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ بندہ گناہ سے اس طرح توبہ کرے کہ پھر وہ کبھی اس کا اعادہ نہیں کرے گا۔(4)

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مفہوم نقل کیا ہے کہ بندہ توبہ کرے پھر دوبارہ اس کا ارتکاب نہ کرے۔(5)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ تَوْبَةً نَّصُوْحًا یہ ہے کہ بندے کا اس طرح توبہ کرنا کہ پھر وہ گناہ کا اعادہ نہیں کرے گا۔(6)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ تَوْبَةً نَّصُوْحًا سے مراد سچی اور خالص توبہ ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ آپ نے

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 324 (3256)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 5، صفحہ 387 (7036)، دارالکتب العلمیہ بیروت 3۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 375 (5457)

4۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 387 (7035)

5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 188، داراحیاء التراث العربی بیروت

6۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 215 (35453)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com

Marfat.com

فرمایا: تَوْبَةً نَّصُوحًا تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور یہ قرآن کریم میں ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ۔ (1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے نَّصُوحًا میں نون کو رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام حاکم اور بیہقی رحمہما اللہ نے البعث میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ کے تحت فرمایا: موحدین میں سے کوئی بھی نہیں ہے مگر قیامت کے دن اسے نور عطا کیا جائے گا لیکن جو منافق ہوگا اس کا نور بجھ جائے گا۔ اور بندۂ مومن جب منافق کا نور بجھتے ہوئے دیکھے گا تو وہ ڈر جائے گا اور اس طرح عرض کرے گا رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا (اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور مکمل فرمادے) (2)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا کے تحت فرمایا کہ جب منافقین کا نور بجھ جائے گا تو اس وقت مومنین ان الفاظ سے دعا مانگیں گے۔

امام عبد الرزاق، فریابی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہم اللہ نے کئی طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فَخَانَتَاهُمَا کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے زنا نہیں کیا تھا۔ البتہ حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ وہ لوگوں کو کہا کرتی تھی کہ یہ مجنون ہے اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کی خیانت یہ تھی کہ وہ مہمان پر جرأت کر جاتی تھی اور مخالفت کرتی تھی۔ پس یہی ان دونوں کی خیانت تھی۔ حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (3)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت اشرس خراسانی رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے اور انہوں نے اسے حضور نبی کریم ﷺ تک مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی نبی علیہ السلام کی بیوی نے کبھی بھی زنا کا ارتکاب نہیں کیا۔

امام ابن عدی، بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے فَخَانَتَاهُمَا کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ دونوں کافر تھیں اور مخالف تھیں اور نبی کے تحت رہنے والی کسی عورت کو نہیں چاہیے کہ وہ بدکاری کرے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کسی نبی علیہ السلام کی عورت نے کبھی زنا کا ارتکاب نہیں کیا۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں نے دین کے معاملے میں خیانت کی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ نبی کی بیوی جب زنا کرے تو اس کے لیے مغفرت نہیں ہے۔

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 537 (3831)، دار الکتب العلمیہ بیروت　　2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 538 (3832)
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 190، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا الآیہ کے تحت فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے ان دونوں نبیوں کا صالح اور نیک ہونا ان دونوں کی بیویوں کو کسی قسم کا نفع اور فائدہ ہرگز نہیں دے گا اور فرعون کی بیوی کے لیے فرعون کا کفر ذرا بھر نقصان دہ نہیں (1)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۱ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝۱۲

"اور اسی طرح اللہ نے اہل ایمان کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال پیش فرمائی، جب کہ اس نے دعا مانگی اے میرے رب! بنا دے میرے لیے اپنے پاس ایک گھر جنت میں اور بچا لے مجھے فرعون سے اور اس کے (کافرانہ) عمل سے اور مجھے اس ستم پیشہ قوم سے نجات دے۔ اور (دوسری مثال) مریم دختر عمران کی ہے جس نے اپنے گوہر عصمت کو محفوظ رکھا تو ہم نے پھونک دی اس کے اندر اپنی طرف سے روح اور مریم نے تصدیق کی اپنے رب کی باتوں کی اور اس کی کتابوں کی اور وہ اللہ کے فرمانبرداروں میں سے تھی"۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، حاکم اور آپ نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ فرعون کی بیوی کو دھوپ میں عذاب دیا جاتا تھا۔ اور جب وہ اس سے لوٹ کر چلے جاتے تو ملائکہ اپنے پروں کے ساتھ اس پر سایہ کر لیتے اور وہ جنت میں اپنا گھر دیکھتی تھی۔ (2)

امام ابو یعلی اور بیہقی رحمہما اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ فرعون اپنی بیوی کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں میں چار کیل گاڑ دیتا تھا۔ اور جب وہ اس کے پاس سے بکھر جاتے تو ملائکہ علیہم السلام اس پر سایہ کر لیتے۔ اس نے التجا کی رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ تو اس کے لیے جنت میں اس کا گھر ظاہر کر دیا گیا۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ذکر کی ہے کہ فرعون نے اپنی بیوی کے لیے چار کیل لگا دیئے اور اسے ان کے سروں پر لٹا دیا اور اس کے سینے پر چکی رکھ دی اور اس کا منہ عین سورج کی طرف کر دیا۔ تو اس نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کی رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۱ تو اللہ تعالیٰ نے جنت میں اس کے گھر سے حجاب ہٹا دیا اور اس نے اسے دیکھ لیا۔

امام احمد، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 324 (3255)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 192، داراحیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین عورتیں حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ، حضرت مریم بنت عمران، حضرت آسیہ بنت مزاحم اور فرعون کی بیوی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں کے بارے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے: قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔(1)

حضرت وکیع رحمہ اللہ نے الغرر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ کا مفہوم یہ ہے اور مجھے فرعون سے اور اس کے جماع سے نجات عطا فرما۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا کا معنی ہے اور ہم نے اس کے گریبان میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ اور وہ اللہ کے فرمانبرداروں میں سے تھی۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا کو الف کے ساتھ پڑھا ہے اور اس کی کتابت ایک ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن جنادہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں میری شادی مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کر دی ہے۔(3)

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 539 (3836)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 324 (58-3257)، دارالکتب العلمیہ بیروت

3۔ معجم کبیر، جلد 6، صفحہ 52 (5485)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

marfat.com
Marfat.com